ڈاکٹر خالد محمود سومرو رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

محمد اعجاز مصطفیٰ

میں خاک نشیں ہوں مری جاگیر مصلیٰ
شاہوں کو سلامی مرے مسلک میں نہیں ہے

۶؍صفر المظفر ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۹؍نومبر ۲۰۱۴ء جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث کے مہتمم، جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ کے جنرل سیکرٹری، سابق سینیٹر، حضرت مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ بیر شریف والوں کے تربیت یافتہ اور معتمد، حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ومسترشد، دین اسلام میں شامل ہونے والے افراد اور خاندانوں کے سرپرست، مربی اور کفیل، صرف صوبہ سندھ ہی نہیں بلکہ ملک اور بیرونِ ملک یکساں مقبول خطیب، نڈر قائد حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو کو سفاک قاتلوں نے عین اس وقت جب آپ فجر کی نماز کی سنتوں کی دوسری رکعت کے سجدہ میں تھے، فائرنگ کرکے شہید کردیا، إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ماأخذ ولہ ماأعطی وکل شیء عندہٗ بأجل مسمّٰی۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیک وقت کئی خوبیوں سے نوازا تھا، آپ جہاں ایک سیاسی جماعت کے محبوب ومقبول لیڈر تھے، وہاں آپ بہترین مدرس اور مقبول خطیب بھی تھے۔ آپ کا خطاب اور بیان سننے کے لیے عوام آپ کے بیان سے ایک گھنٹہ قبل آکر آپ کے ادارہ کی جامع مسجد میں بیٹھ جاتی تھی اور جب بیان شروع ہوتا تو مسجد کے اندر جگہ مشکل سے ملتی تھی۔

حضرت ڈاکٹر خالد محمود سومرو ۸؍مئی ۱۹۵۹ء کو لاڑکانہ کے قریب عاقل نامی گاؤں میں حضرت مولانا علی محمد حقانی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گاؤں کے پرائمری اسکول میں حاصل کی، میٹرک لاڑکانہ شہر کے پائلٹ ہائر اسکینڈری اسکول سے کیا۔ ایف ایس سی گورنمنٹ ڈگری کالج سے حاصل کی۔ ۱۹۸۴ء میں چانڈکا میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل

جب سجدے میں سر ہوتا ہے تو کون لوگ ان پر فائرنگ کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی ا $! اس کو بہت دور تک دیکھنا پڑے گا، کل مجھے بڑا دکھ ہوا، ہمارے صوبے کا نام نہاد وزیر اعلیٰ پرویز خٹک کہتا ہے: ہم علماء کو سڑکوں پر گھسیٹیں گے۔ کوئی مائی کا لال پیدا ہوا ہے جو ہمارے اماموں کو سڑکوں پر گھسیٹے؟ پرویز خٹک صاحب! کیا ہوا اگر آپ ناچ گانے کی محفل میں ذرا لیٹ پہنچ گئے، لوگ احتجاج کر رہے تھے، دل خون کے آنسو رو رہا تھا اور جناب ڈپٹی ا $!۲۹ ر نومبر ہمارے پا Î ن اور صوبہ خیبر پختونخوا کے لیے ایک تاریخ ساز دن تھا، جب پرائم آ آف پا Î ن تاشقند سے گوادر روڈ کی ابتدا آپ کے حلقے حویلیاں سے کر رہے تھے اور میں دیکھ رہا تھا کہ وہ شخص ا ¶ ح پر آنے والے لوگوں کو خطاب کر رہا تھا، مگر اس کا دل دکھ رہا تھا، کیونکہ اس کے ساتھ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دوسری نشست پر نہیں تھے، جنہوں نے جانا تھا مگر اپنے ایک ساتھی کے شہید ہونے کے باعث وہ نہ جا سکے۔ جناب! اب وہ ا ¶ ح کی تقریب بھی آہوں اور سسکیوں میں گزر رہی تھی۔

ڈاکٹر خالد ایک چھوٹی شخصیت نہیں تھے۔ ایک شخص کی شہادت، ایک شخص کا قتل، پوری امت اور پوری انسانیت کا قتل ہے۔ یہ ہمارا دین کہتا ہے۔ اگر ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی چلی تھی تو انہی علماء کے قدموں کا فیض تھا کہ وہ تحریک چلی اور تاجِ برطانیہ کے خلاف بغاوت ہوئی۔

جناب ڈپٹی ا $! ذرا پیچھے چلیں، تحریک خلافت کا سہرا کس کے سر ہے؟ تحریک پا Î ن کا سہرا کس کے سر ہے؟ لوگ ë ہیں: ۷۳ء کا آئین، ۷۳ء کے آئین کے اندر تحریک تحفظ ختم نبوت کا سہرا بھی انہی لوگوں کے سر ہے۔ آج ان کی قبریں منور ہیں، میں اگر جاؤں سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کی ہسٹری پر، حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی ہسٹری پر، شاہ احمد نورانی کی ہسٹری پر، بابا عبدالستار خان نیازی، جو پورا نیازی تھا، دوستو! آدھے راستے کا نیازی نہیں تھا، اس کی ہسٹری پر جاؤں تو آج ۷۳ء کے آئین کو جو رونق بخشی، آج لوگ اُسے آئین ë ہیں، میں مقدس آئین کہتا ہوں۔

جناب ا $! ذوالفقار علی بھٹو ہوں، ہمارے علماء ہوں، رہتی دنیا تک اُٹھا کے دیکھ لیں، یہ ان میں واحد آئین ہے جو ان علماء کی محنتوں کا (نتیجہ ہے) جن کی کاوشوں کا جن کی قربانیوں کا کہ ۱۹۵۳ء کی وہ مسلم مسجد جو خون سے j دی گئی تھی، جس کا خون باہر سڑکوں پر آ گیا تھا کون لوگ تھے اس میں؟ یہی علماء تھے، جنہوں نے پا Î ن بنایا تھا، جو پا Î ن بچا رہے تھے، جو تحفظ ختم نبوت کے مجاہدین بن کر نکلے، آج ڈاکٹر خالد محمود کو پوری قوم، پوری امت سلام پیش کرتی ہے شہادت پر۔

یہ ہماری امت کے علماء جن کی اگر تذلیل ہوگی تو اس امت کی بھی تذلیل ہوتی رہے گی؟ اگر ان پیروں، بزرگوں، علماء کا احترام ہوگا تو پھر رہتی دنیا تک ہمارا احترام جاری رہے گا۔ میں آج بڑے دکھ کے ساتھ ان کی اولاد کو، ان کے مشن کو جاری رکھنے والوں کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اللہ کا

www.banuri.edu.pk

دین، حدیث پاک، اللہ کا قرآن ان راستوں سے پھیلتا رہے گا، ایک ڈاکٹر کی شہادت سے یہ نہیں رکے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ! کئی ڈاکٹر پیدا ہوں گے۔''

راقم الحروف آپ کی تعزیت کے لیے جب نمائندہ وفد کے ساتھ لاڑکانہ حاضر ہوا تو آپؒ کے صاحبزادہ مولانا محمد راشد محمود نے آپؒ کے کمرہ کی زیارت کرائی اور آپؒ کی ڈائری سے دیکھ کر حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کے قلم سے لکھے ہوئے یہ اشعار سنائے:

چلتی بندوق کے میں دھانے پہ ہوں
مجھ کو معلوم ہے میں نشانے پہ ہوں
قاتلو! قتل گاہیں سجاتے رہو
سینے حاضر ہیں گولی چلاتے رہو
میں اسلام پر تن من لُٹانے پہ ہوں
مجھ کو معلوم ہے میں نشانے پہ ہوں
میں خاک نشیں ہوں مری جاگیر مصلیٰ
شاہوں کو سلامی مرے مسلک میں نہیں ہے

اسی طرح حضرت ڈاکٹر صاحب نے لکھا کہ: ''وہ قوم سیاسی، سماجی اور معاشی ترقی کیسے کرسکتی ہے جو موالی کو مولائی، ڈرائیور کو استاذ، استاذ کو ماسٹر، جابر اور ظالم زمیندار کو سائیں اور دادا گیر کو کامریڈ سمجھے۔''

اپنی اولاد کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا: ''آپ کے خوش رہنے میں، آپ کے دشمن اور آپ کے بارہ میں غلط سوچنے والوں کے لیے بڑی سزا ہے۔''

بہرحال آپ کی بالکل سادہ اور محنت سے معمور زندگی تھی۔ مولانا ڈاکٹر خالد محمود ایک تاریخ تھے، ہم نے آپ کے کمرہ کی زیارت کی جو آپ کا دفتر بھی تھا، لائبریری بھی، قیام گاہ بھی وہی تھی، وہی مطالعہ گاہ بھی اور تمام اہل خانہ کی ملاقات کی نشست بھی وہی تھی۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ حضرت ڈاکٹر صاحب کا جنازہ ایک مثالی جنازہ تھا، لاڑکانہ کا اسٹیڈیم حاضرین کے سامنے اپنی تنگ دامنی کا شکوہ کررہا تھا اور جنازہ میں شریک عوام اپنے محبوب قائد کی جدائی میں نوحہ کناں تھی۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے پسماندگان میں ایک بیوہ، چھ بیٹے، اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کی جملہ حسنات کو قبول فرمائے اور ان سے اپنی رضا ورضوان کا معاملہ فرمائے۔

☆☆☆

www.banuri.edu.pk